رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۶




## مدینۃ المسیح

قادیان یکم اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے احباب دعا صحت کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ اس کے علاوہ جگر بھی بڑھ گیا ہے احباب دعائے صحت کریں۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور امرتسر سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خان صاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب ناظم جائداد تحریک جدید کے لڑکے محمد اسحاق صاحب کا نکاح مبارکہ سلطانہ بنت ذوالفقار حسین صاحب مرحوم دہلوی کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

آج بعد نماز عصر مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی اے مجاہد جاپان۔ اور چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد ہنگری و پولینڈ کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں بہت سے احباب مدعو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے ایڈریس پڑھا جس کے جواب میں پہلے صوفی عبد القدیر صاحب نے جاپان کے متعلق چند تاثرات بیان کئے۔ بعدہ چوہدری حاجی احمد صاحب ایاز نے تقریر کی۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبروں کو اسلامی سوشلزم کے ماتحت کام کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

مرنے سے پہلے اپنی خواہشات نفسانی پر موت وارد کر لو

"موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں۔ کہ کچھ حد نہیں۔ مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ تو عمر ہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لیکر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے۔ تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے۔ کہ اب چلا۔ ہیضہ۔ طاعون محرقہ۔ خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں۔ کہ دو منٹ بھی دم لینے نہیں دیتے۔ اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا ہوں۔ وہ اس عذاب سے بچنے کے فکر میں ہوا۔ جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔ ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا۔ کہ اب معلوم ہوا۔ کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اسوقت یہاں موجود ہیں سال آئندہ میں بھی موجود ہونگے بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے۔ آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ اگلے سال ہم نہ ہونگے۔۔۔۔

# خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت ہائے احمدیہ کے وعدے

بسلسلہ سابق حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے حسب ذیل وعدے خلافت جوبلی فنڈ میں موصول ہوئے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ وعدے کافی نہیں ہیں۔ اور جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ رقوم کے وعدے ہونے چاہئیں۔ ہر ایک دوست کی طرف سے حتی الوسع ایک ماہ کی آمد سے کم کا وعدہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ زیادہ ہو۔ احباب خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز جو فارم جماعتوں میں بھیجے گئے ہیں۔ وہ شرح کے مطابق جلد پُر کر کے بھیجیں ؎

| جماعت | روپے — آنے — پائی | جماعت | روپے — آنے — پائی |
|---|---|---|---|
| چک ۳۱۲ ع | ۶۲—۱۰—۰ | کالا گجراں | ۱۱۵—۰—۰ |
| دیپالپور | ۴۵—۰—۰ | انبالہ چھاؤنی | ۲۱۰—۸—۰ |
| چک ۳۵ ج ع سرگودھا | ۱۴۲—۵—۰ | انبالہ شہر | ۷۴۵—۰—۰ |
| حیدرآباد دکن سابقہ | ۳۰۰۰—۰—۰ | میرٹھ چھاؤنی | ۵۰۵—۰—۰ |
| مزید | ۳۳۵۴—۱۳—۶ | ڈیرہ غازی خان | ۷۷۲—۰—۰ |
| کاٹھ گڑھ | ۲۶۰—۰—۰ | عزیز پور ڈگری | ۲۲۵—۰—۰ |
| سمبڑیال | ۵۴۱—۰—۰ | عثمان آباد | ۸۶—۴—۰ |
| علی پورہ کھیڑہ یوپی | ۱۱۲—۰—۰ | سنگاپور | ۳۵ ڈالر —۰—۰ |
| کراچی | ۱۱۰۱—۰—۰ | ممباسہ | ۱۶۰۰ شلنگ |

(باقی آئندہ) ناظر بیت المال

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۲۶ جولائی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۸۶۳ | شیخ احمد صاحب | حیدرآباد دکن |
| ۸۶۴ | بہادر علی صاحب | پونچھ |
| ۸۶۵ | وزیر محمد صاحب | ” |
| ۸۶۶ | شاہ محمد صاحب | ” |
| ۸۶۷ | سید محمد صاحب | ” |
| ۸۶۸ | رحمت علی صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۸۶۹ | احمد الدین صاحب | ” گورداسپور |
| ۸۷۰ | غلام مصطفےٰ صاحب | تھر پارکر |
| ۸۷۱ | محمد شفیع صاحب | فرخ آباد |
| ۸۷۲ | عبد الکریم صاحب | ” |
| ۸۷۳ | غفور ا صاحب | ” |
| ۸۷۴ | گلاب خان صاحب | ” |
| ۸۷۵ | شیخ حامد حسین صاحب | مونگھیر |
| ۸۷۶ | شیر محمد صاحب | اٹک |
| ۸۷۷ | سید محمد ایوب شاہ صاحب | جالندہر |
| ۸۷۸ | سید محمد صدیق شاہ صاحب | ” |
| ۸۷۹ | جنت بی بی صاحبہ | ” |
| ۸۸۰ | سید محمد عبید اللہ شاہ صاحب | ” |
| ۸۸۱ | ممتاز بیگم صاحبہ | جالندہر |
| ۸۸۲ | جلیبہ بیگم صاحبہ | ” |
| ۸۸۳ | سید محمود احمد صاحب | ” |
| ۸۸۴ | سید محمد رفیق صاحب | ” |
| ۸۸۵ | فقیر محمد صاحب | گورداسپور |
| ۸۸۶ | بچنا صاحب | ” |
| ۸۸۷ | شنگارو صاحب | ” |
| ۸۸۸ | منگتا صاحب | ” |
| ۸۸۹ | جیتا صاحب | ” |
| ۸۹۰ | دیپا صاحب | ” |
| ۸۹۱ | اچھری صاحبہ | ” |
| ۸۹۲ | محمد موسےٰ صاحب | ہوشیارپور |
| ۸۹۳ | محمد یوسف صاحب | سکھر سندھ |
| ۸۹۴ | دین محمد صاحب | جالندھر |
| ۸۹۵ | سکندر علی صاحب | گلبرگہ |
| ۸۹۶ | شاہ محمد صاحب | شیخوپورہ |
| ۸۹۷ | ملک کریم بخش صاحب | ملتان |

# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** } شیخ فتح محمد صاحب بٹالوی اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو نہائت مخلص خاتون ہیں۔ مولوی محمد مبارک صاحب سندھی مبلغ اپنے لڑکے عبد الرزاق کی صحت کے لئے محمد عیسےٰ صاحب نوابشاہ سندھ اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے عبد الغفور خان صاحب کراچی اپنی چھوٹی لڑکی صادقہ کی صحت کے لئے منشی عبد اللطیف صاحب مدرس سٹروعہ اپنے لڑکے محمد اکمل کی صحت کے لئے منشی محمد رمضان صاحب محلہ دار السعۃ قادیان اپنے لڑکے کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ابو البشیر محمد رحمت اللہ خان صاحب فاریسٹ گارڈ کشمیر اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے اور مولوی فاضل کا امتحان دینے والے اپنی کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

**بریت** } بابو فتح محمد صاحب شرما کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی اپیل منظور ہوگئی ہے۔ اور انہیں بری قرار دیا گیا ہے۔ مبارک ہو۔

**کامیابی** } احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ مکرمی ڈاکٹر عبد الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو گزشتہ سال دندان سازی کے متعلق ایک تعلیمی کورس پورا کرنے کے لئے ولائت گئے تھے۔ وہ ایک سال ایڈنبرگ میں اس کورس کو پورا کر کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ۱۶ جولائی کو ۱۰ بجے وکٹوریہ سٹیشن سے بعزم ہندوستان روانہ ہو چکے ہیں۔

**اعلانات نکاح** } ۱۷ جولائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے میرے لڑکے ملک حمید علی کا نکاح عزیزہ رشیدہ دختر بابو محمد عبد اللہ صاحب ۲ آرسنل کلرک لاہور چھاؤنی کے ساتھ ۷۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع پٹواری دار الفضل قادیان۔

(۲) میری ہمشیرہ احمدہ بیگم کا نکاح ۳۰۰ روپیہ مہر پر ۱۸ جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فضل کریم پسر جلال الدین سکنہ قادر آباد کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر اوکاڑہ (۳) ۷ جولائی حافظ محمد شفیع صاحب سیالکوٹی نے بمقام کمانہ محمد طفیل ولد بابو اللہ دتہ صاحب مرحوم کا نکاح مریم بی بی بنت چودہری محمد الدین کمالہ تحصیل پسرور کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپے مہر پڑھا۔ خاکسار فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ (۴) بابو غلام حیدر صاحب پنشنر کی لڑکی خورشید بیگم کا نکاح ملک عبد الحکیم صاحب بھیجی گڑھ سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے ۲۹ جولائی پڑھایا۔ خدا تعالےٰ یہ نکاح فریقین کے لئے موجب برکت بنائے۔ خاکسار مرزا محمد حسین جنرل محصل قادیان

**ولادت** } محمد عبد اللہ صاحب اختر وزیر آباد کے لڑکے عطاء اللہ کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ عطاء الرحمٰن صاحب مدرس چکوال حال بھیرہ کے ہاں بھی پہلا لڑکا تولد ہوا مبارک ہو ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

# یہود اور مسلمانوں کا تعلق فلسطین کے ساتھ



یہود فلسطین کو اپنا "قومی گھر" National Home قرار دے کر وہاں اپنا تسلط و اقتدار قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور اپنے سیاسی مصالح کے پیش نظر حکومت برطانیہ ان کی امداد کر رہی ہے۔ برطانوی پالیسی سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہود کا فلسطین کے ساتھ تعلق کیا ہے۔ اگر تاریخی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کا یہ دعوےٰ محض ایک جذباتی چیز ہے۔ مذہبی یا سیاسی لحاظ سے اس کی کوئی اہمیت نہیں؛

تاریخ سے بے شک یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے۔ کہ فلسطین ایک زمانہ میں ایک یہودی صوبہ تھا یہودیوں کا پہلا حملہ جو یروشلم پر ہوا۔ وہ قریباً ایک ہزار سال قبل مسیح حضرت داؤد علیہ السلام نے کیا تھا۔ آپ نے فلسطین کو فتح کیا۔ اور ایک شہر بھی آباد کیا۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہاں یہودیوں کے لئے ایک عبادت گاہ اور ایک محل تعمیر کرایا؛

بس انہی دو بادشاہوں کے زمانہ میں یہود اپنی ساری تاریخ میں ایک متحد اور آزاد قوم کی حیثیت میں نظر آتے ہیں۔ اور اس وقت فلسطین سے لے کر دمشق تک تمام علاقہ ان کے زیر نگین تھا۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد یہودیوں کی یہ سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ اور آخر کار حضرت مسیح علیہ السلام سے ۵۸۶ سال قبل اہل بابل نے آکر فلسطین کو فتح کر لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کردہ عبادت گاہ کو مسمار کر دیا۔ اور یہود قیدیوں کی حیثیت میں بابل لے جائے گئے۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام سے ۵۱۰ سال قبل ان میں سے بعض کو پھر یروشلم آنے کی اجازت دے دی گئی۔ اور قریباً اسی زمانہ میں وہاں ایک دوسری عبادت گاہ تعمیر کی گئی۔ جو یہود کی قومی زندگی کا مرکز قرار پائی۔ سنہ ۳۳۲ قبل مسیح میں اہل یونان نے شام کو فتح کیا اور اس کے نتیجہ میں یہود بھی یونانیت میں رنگین ہوگئے۔ پہلے تو کچھ عرصہ ان کو مذہبی آزادی رہی لیکن بعد ازاں ان کی عبادت گاہ کو مسمار کر کے اس کی تقدیس کا خاتمہ کر دیا گیا۔ آخر کار جب "ہیروڈ دی گریٹ" نے ۳۷ قبل مسیح میں شام کے تخت پر قبضہ کیا۔ تو اس نے اسی مقام پر جہاں اب "حرم شریف" ہے عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کرایا۔ یہ عبادت گاہ اگرچہ پایہ تکمیل تک نہ پہونچی۔ تاہم جیسی بھی تھی۔ ایک صدی تک زیر استعمال رہی۔ لیکن اس کے بعد شاہ ٹائیٹس نے یروشلم پر قبضہ کر کے اسے مسمار کر دیا۔ اور اس رومن قبضہ کے ساتھ ہی یروشلم اور فلسطین کے ساتھ یہود کے تعلق کا خاتمہ ہوگیا۔ اور وہ ان کا قومی گھر نہ رہا۔ کیونکہ وہ دنیا کے مختلف ممالک میں منتشر ہوگئے۔ اور مختلف ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں اپنی محنت و مشقت اور زر پرستی کے ذریعہ سرمایہ داری کی بنیاد رکھی فلسطین کے ساتھ تو یہود کا تعلق اتنا ہی عرصہ رہا۔ جو قریباً گزشتہ دو ہزار سال سے منقطع ہوچکا ہے اگر موجودہ یونانی اس بناء پر کہ کبھی ان کے آباؤ اجداد نے ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ اس ملک پر اپنا حق جتا سکتے ہیں۔ تو بے شک یہود کا فلسطین پر دعوےٰ بھی درست مانا جا سکتا ہے؛

اسی طرح افغانوں نے بھی کسی زمانہ میں ہندوستان پر حکومت کی ہے لیکن اس دیرینہ قبضہ کی بناء پر اگر ہندوستان کو موجودہ پٹھانوں کے حوالے کر دینے کا دعوےٰ احمقانہ ہے۔ تو یہود کے فلسطین پر قابض ہونے کے دعوے کو کس طرح معقول سمجھا جا سکتا ہے؛

اس کے برعکس مسلمانوں کا فلسطین کے ساتھ تعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ اور اب تک ہے۔ اور اہل صلیب کی متفقہ و متحدہ طاقتیں مل کر بھی عربوں کو یروشلم سے خارج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں؛

حرم شریف مسلمانوں کے نزدیک تاریخی اور مذہبی دونوں لحاظ سے مقدس ہے۔ یہودیوں کے نزدیک تو حرم شریف ان کی موہوم عبادت گاہ کا قائم مقام ہے۔ اور وہ اس کی جگہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کردہ عبادت گاہ کو پھر تعمیر کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک حرم شریف حقیقی عبادت گاہ ہے۔ اسلام کا پہلا قبلہ ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عرصہ تک اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے ہیں۔ خاندان بنو امیہ کی خلافت کے زمانہ میں عرب امپائر میں یروشلم کی زیارت کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ تمام اسلامی دنیا اسے اپنا ایک ایمان افروز مرکز سمجھتی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ عرب فلسطین کو یہود کے حوالہ کر دینے پر کبھی رضامند نہیں ہو سکتے؛

حرم شریف جس کی ملکیت کے لئے جھگڑا چل رہا ہے ۱۴۵۰۰۰ مربع میٹر یا ۳۶ ایکڑ کا ایک رقبہ ہے۔ اور اس کے سنگین پلیٹ فارم پر فن تعمیر کی دو عالی شان یادگاریں کھڑی ہیں۔ یہ آج بھی اسی طرح ہے جس طرح آٹھویں اور نویں صدی میں خلفائے بنو امیہ نے اسے چھوڑا تھا اور گو اس کی تزئین و ترمیم ہوتی رہی ہے۔ جو زیادہ تر گیارھویں صدی میں شاہ سلیمان نے کی۔ لیکن مقدس چبوترہ۔ اور اس پر تعمیر شدہ عمارتیں یعنی چٹان کا قبہ۔ اور "الاقصیٰ" حقیقتاً بدستور ہے؛

حرم شریف نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی ایک مقدس جگہ ہے۔ بلکہ عرب نیشنلزم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ فلسطین میں عرب نیشنلسٹ تحریک کے مسلمہ لیڈر الحاج امین الحسینی مفتی اعظم یروشلم ہیں۔ عرب خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی۔ سب ان کی اتباع کرتے ہیں۔ حاجی صاحب موصوف جنگ عظیم کے بعد یہود کی مخالف تحریک کے لیڈر تھے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے انہیں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن بعض دانشمندوں کے مشورہ سے انہیں جلاوطنی سے آزاد کر کے ملک میں واپس آنے کی اجازت دی گئی اور مفتی اعظم کی حیثیت سے ان کے انتخاب کی انگریزوں نے بھی تصدیق کردی۔

# مسائل وراثت زیر آیات قرآن کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

## لفظ اِخوۃ کے مفہوم کی وسعت

اُم (ماں) کے حصہ وراثت کے ذکر میں جو ارشاد ہے۔ کہ فان کان لہٗ اخوۃٌ فلامہ السدس یعنے اگر میت کی اپنی اولاد نہ ہو۔ اور اس کے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی بلاواسطہ اولاد کے ایک سے زیادہ افراد موجود ہوں۔ تو بھی ماں کو چھٹا حصہ ہی ملے گا۔ اس میں اخوۃٌ کا لفظ اگرچہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور جمع کا صیغہ عربی زبان میں عموماً دو سے زیادہ افراد کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس کا واحد اَخٌ ہے جس کے معنے بھائی کے ہیں مگر یہ لفظ دو سے زیادہ افراد کے لئے یا صرف ذکور یعنے بھائیوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ دو پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ اور بہنوں پر بھی جیسا کہ آیت۔ فان کانوا اکثر من ذلک فھم شرکاءُ فی الثلث میں کانوا کی ضمیر ھم۔ اور شرکاءُ تینوں جمع کے صیغے ہیں۔ اور اکثر من ذلک کے الفاظ صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ یہ تینوں الفاظ دو پر بھی حاوی ہیں اور دو سے زیادہ پر بھی۔ کیونکہ ذلک کا اشارہ ایک بھائی یا ایک بہن کی طرف ہے۔ اس لئے ان جمع کے صیغوں کا مفہوم ایک سے زائد تمام مقداروں پر مشتمل ہوگا۔ خواہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہے۔ اور اگرچہ یہ تینوں لفظ مذکر کے صیغے ہیں۔ تاہم یہ بہنوں پر بھی اسی طرح حاوی ہیں جس طرح بھائیوں پر حاوی ہیں۔ اور اس صورت پر بھی حاوی ہیں۔ کہ بھائی بھی ہوں۔ اور ان کے ساتھ بہنیں بھی ہوں۔ اور اس بات کی مزید توضیح آیت وان کانوا اخوۃً رجالاً ونساءً سے ہو رہی ہے۔ جس میں رجال اور نساء ہر دو کو اخوۃٌ بتایا گیا ہے۔ اور جس طرح تعداد کی رو سے اور صنف کی رو سے اس لفظ کے مفہوم میں وسعت ہے۔ اسی طرح جہت اخوۃٌ کی رو سے بھی اس میں وسعت ہے۔ یعنی یہ لفظ جس طرح سے حقیقی بھائیوں اور بہنوں پر صادق آتا ہے۔ اسی طرح پدری بھائیوں اور بہنوں پر بھی صادق آتا ہے۔ اور جس طرح ان پر صادق آتا ہے۔ اسی طرح مادری بھائیوں اور بہنوں پر بھی صادق آتا ہے۔ اور اگر ایک بہن یا بھائی ان ہر سہ اقسام میں سے کسی ایک قسم سے تعلق رکھتا ہو۔ اور دوسرا کسی دوسری قسم سے۔ تو ان پر بھی یہ لفظ حاوی ہے۔ اور ان تمام صورتوں میں ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ہی ملے گا۔ اگر اولاد بھی نہ ہو۔ اور بھائی بہنیں بھی ایک سے زیادہ نہ ہوں۔ تو ماں کو کل ترکہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ (یا میاں اور بیوی کا حصہ چھوڑ کر باقی ترکہ کا $\frac{1}{3}$) ملیگا ؛

## ماں کے حصہ کی کمی کا فائدہ کسے حاصل ہوتا ہے

اس موقعہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اولاد بھی نہ ہو۔ اور ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی نہ ہوں۔ اور وارث صرف والدین ہوں تو والدہ کا حصہ $\frac{1}{3}$ اور والد کا حصہ باقی کل ترکہ یعنی $\frac{2}{3}$ ہوتا ہے۔ (اور اگر والدین کے علاوہ بیوی بھی موجود ہو۔ تو $\frac{1}{4}$ حصہ بیوی کو $\frac{1}{4}$ ماں کو اور $\frac{1}{2}$ باپ کو ملتا ہے۔) اور اگر بھائی یا بہنیں ایک سے زائد بھی موجود ہوں تو ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ (اور بیوی کی موجودگی میں $\frac{1}{4}$) کی بجائے $\frac{1}{6}$ ہوتا ہے ؛

پس بھائیوں یا بہنوں کی موجودگی کی وجہ سے ماں کے حصہ میں کمی پیدا ہونے سے ترکہ کا جو حصہ ($\frac{1}{6}$ یا $\frac{1}{12}$) بچے گا۔ وہ کسے ملے گا۔ آیا بھائیوں اور بہنوں کو ملے گا یا باپ کے حصہ میں شامل ہو جائے گا۔ سو واضح ہو۔ کہ وہ بقیہ باپ کے حصہ میں ہی شامل ہوگا۔ اور بھائیوں اور بہنوں کو نہیں ملے گا۔ کیونکہ بھائی اور بہنیں اسی صورت میں اپنے متوفی بھائی یا بہن کے وارث ہو سکتے ہیں۔ کہ مرنے والا کلالہ ہو اور کلالہ وہی ہوتا ہے۔ جو لاولد بھی ہو۔ اور اس کا باپ بھی اس سے پہلے فوت ہو چکا ہو۔ اور اولاد یا باپ کی موجودگی میں کوئی شخص کلالہ نہیں ہو سکتا اور بھائی اور بہنیں کلالہ ہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔ پس جب مرنے والے کا باپ موجود ہے۔ تو اس کے بھائیوں اور بہنوں کو اس کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ اور جو کچھ بچے گا۔ وہ سب باپ کی طرف منتقل ہو جائیگا۔

## باپ کا حصہ بڑھنے کا اثر بھائیوں پر

اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب باپ کی موجودگی میں اسکے مقابل پر بھائیوں اور بہنوں کو کالعدم شمار کیا جاتا ہے۔ تو ماں اور باپ ہر دو کی موجودگی میں ماں کے حصہ پر انہیں اثر انداز ہونے دیا جاتا ہے۔ اور کیوں اس کے حق میں بھی انہیں کالعدم نہیں شمار کر لیا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو متوفی کے کلالہ شمار ہونے میں (جس پر بھائیوں اور بہنوں کے وارث ہو سکنے کا دار و مدار ہوتا ہے۔) ماں کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں صرف اولاد کی اور باپ کی غیر موجودگی کا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے باپ کے مقابل پر تو وہ لازماً کالعدم شمار ہونگے مگر ماں کے مقابل پر ان کے کالعدم شمار ہونے کی کوئی بھی وجہ موجود نہیں دوسرے جب باپ کی کوئی اولاد نہ ہو۔ تو اس کی پشت پر اولاد کا کوئی یار نہ ہونے کے باعث اس کے لئے اس کے متوفی لڑکے کے ترکہ میں اتنی گنجائش رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ اولاد کی موجودگی میں ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اولاد (میت کے بھائی اور بہنیں) اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث بننے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے باپ کا حصہ ایک طرح سے انہی کی طرف منتقل ہونے والا ہوتا ہے۔

## مادری بھائیوں اور بہنوں کا شریعت اسلامی میں حصہ

باقی رہے مادری بھائی اور بہنیں۔ سو اگرچہ وہ میت کے باپ کے ترکہ میں حصہ دار نہیں ہوتے۔ مگر قرآن کریم نے ان کی تربیت کا بار ایک طرح سے میت کے باپ پر رکھا ہے۔ جیسا کہ ربائبکم کے لفظ سے اور فی حجورکم کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جب میت کا باپ کوئی بھی اولاد نہ رکھتا ہو۔ اور اس کی بیوی یعنے میت کی ماں صاحب اولاد ہو۔ تو بموجب آیت وربائبکم اللاتی فی حجورکم اپنی بیوی کی اولاد کا اس پر بار ضرور ہوگا۔ اور وہ اس بات کا بھی ذمہ وار ہوگا۔ کہ ان کے مستقبل کے لئے بھی ان کی بہبودی کا انتظام کرے سو شریعت نے ان کی موجودگی میں بھی اس کا حصہ زیادہ ہو سکنے کی گنجائش رکھ دی۔ تاکہ ان کی بہبودی چاہنے کی طرف توجہ زیادہ ہو۔ اور وہ انہیں بھی اپنی اولاد ہی سمجھے ؛

## لفظ اَبٌ کے مفہوم کی وسعت

جس طرح اولاد کا لفظ دور سے دور کی نسل پر بھی حاوی ہوتا ہے۔

لیکن لڑکوں کی موجودگی میں پوتے اور پوتوں کی موجودگی میں پڑپوتے وارث نہیں ہوتے۔ اسی طرح آباء کا لفظ باپ۔ دادا۔ پڑدادا۔ اور ان سے اوپر کے اجداد پر سب پر حاوی ہے۔ لیکن قریب کے اَبّ کی موجودگی میں اس سے دُور کا اَبّ وارث نہیں ہوسکتا۔ اور اقرب اور ابعد کے فرق کا اصل ان پر بھی اسی طرح مؤثر ہوتا ہے۔ جس طرح اولاد پر ہوتا ہے؛

## دادا کا اثر ماں کے حصّہ پر نہیں پڑتا

اگرچہ دادا باپ کی غیر موجودگی میں ان تمام حقوق کا وارث ہوتا ہے۔ جو باپ کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن صرف والدین۔ اور میاں۔ یا بیوی کی موجودگی میں ماں کے حصہ پر جو یہ اثر پڑتا ہے۔ کہ باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے دوچند شمار کیا جاتا ہے۔ یہ حق دادا کو حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی اگر کسی مرنے والے کے وارث اس کا دادا۔ ماں۔ اور بیوی۔ یا خاوند ہو۔ تو ماں کو بیوی۔ یا میاں کے حصہ سے بچے ہوئے ترکہ کا $\frac{1}{3}$ نہیں۔ بلکہ میت کے کُل ترکہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ ملے گا۔ اور میاں یا بیوی کا حصہ۔ اور ماں کا حصہ نکال کر باقی جو کچھ بچے گا۔ وُہ دادا کو ملے گا۔ کیونکہ ماں اور باپ تو اپنے بیٹے کے ساتھ برابر کی نسبت رکھتے ہیں۔ اس لئے ماں کے مقابل پر باپ کا حصہ تو کسی صورت میں کم نہیں ہوگا۔ بلکہ گنجائش کے موقعہ پر زیادہ ہی ہوگا۔ لیکن دادا۔ اور ماں میت کے ساتھ برابر کی نسبت نہیں رکھتے۔ کیونکہ دادا بالواسطہ اس کا بزرگ ہوتا ہے۔ اور ماں بلاواسطہ۔ پس ماں کے حصہ کو مقدم رکھا جائے گا۔ اور جو کچھ باقی بچے گا۔ وُہی دادا کو ملے گا؛

## دادا کا اثر بھائیوں کے حصّہ پر نہیں پڑتا

جس طرح ماں کے حصہ پر دادا کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اسی طرح حقیقی۔ اور پدری بھائیوں اور بہنوں کے حصہ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ حقیقی۔ اور پدری بھائیوں۔ اور بہنوں کا میت کے ساتھ نسبت دادا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ صرف باپ کے واسطہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے باپ کی موجودگی میں تو انہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ مگر دادا کی موجودگی میں وُہ وارث ہوں گے۔ علاوہ اس کے جس طرح میت کے باپ کی موجودگی میں میت کی اولاد وارث ہوتی ہے (بلکہ باپ سے بھی بڑھ کر اس کا حصہ ہوتا ہے۔) اسی طرح میت کے باپ کے باپ یعنی دادا کی موجودگی میں میت کے باپ کی اولاد بھی وارث ہوگی۔ کیونکہ جو نسبت میت کے ساتھ اس کے باپ کو اور اس کی اولاد کو ہوتی ہے۔ ٹھیک وُہی نسبت (مگر باپ کے واسطہ سے) میت کے ساتھ اس کے دادا کو۔ اور اس کے باپ کی اولاد کو ہوتی ہے۔

پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ دادا کی موجودگی میں حقیقی۔ یا پدری بھائیوں کو کچھ نہ ملے۔ جیسا کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں دادا کو کچھ نہ ملے۔ اور جس طرح اولاد کی موجودگی میں باپ کا حصہ $\frac{1}{6}$ ہوتا ہے اسی طرح حقیقی۔ یا پدری بھائیوں اور بہنوں کی موجودگی میں دادا کا حصّہ $\frac{1}{6}$ ہوگا۔ اور جس طرح صرف لڑکیوں کی موجودگی میں باپ کے لئے $\frac{1}{6}$ سے زائد حصہ پانے کی بھی گنجائش ہوتی ہے۔ اسی طرح صرف بہنوں کی موجودگی میں دادا کے لئے $\frac{1}{6}$ سے زائد حصہ پاسکنے کی گنجائش ہوگی؛

## حقیقی یا پدری بھائیوں میں اور مادری بھائیوں میں فرق

البتہ مادری بھائی۔ اور بہنیں دادا بلکہ پڑدادا۔ یا اس سے اُوپر کے اجداد کی موجودگی میں بھی وارث نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ وُہ باپ کے واسطہ سے نہیں بلکہ بلاواسطہ وارث ہوتے ہیں۔ اور باپ کی موجودگی میں ان کے وارث نہ ہوسکنے کا باعث صرف یہ ہوتا ہے کہ باپ کی موجودگی ان کا متوفی بھائی یا بہن کلالہ نہیں ہوتے۔ سو چونکہ دادا بھی 'آباء' میں داخل ہے۔ اس لئے دادا کی موجودگی میں مرنے والا شخص بھی کلالہ نہیں شمار ہوگا۔ اور جب وُہ کلالہ نہیں شمار ہوگا۔ تو اس کے مادری بھائی اور بہنیں بھی وارث نہیں ہوسکیں گے۔ اور ان کے مقابل پر حقیقی یا پدری بھائی چونکہ باپ کے واسطہ سے میت کی طرف منسُوب ہوتے ہیں۔ اور ان کے وارث شمار ہونے کا دارو مدار ہی اس واسطہ پر ہوتا ہے۔ اور انکے درمیان اور اس کے درمیان یہ واسطہ حائل نہیں ہوتا۔ اس لئے وُہ دادا کی موجودگی میں بھی وارث ہوسکتے ہیں؛

# احمدیّہ دارالتبلیغ لنڈن میں آنریبل سرچودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر

شائع شدہ پروگرام کے مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء بروز اتوار سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا احمدیہ دارالتبلیغ میں زیر صدارت مولانا درد صاحب لیکچر ہوا۔ جس کا عنوان "ایک نہایت دلچسپ لیکچر" تھا۔ حاضری کافی تھی۔ آپ کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ جو حاضرین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنی۔ آپنے تقریر میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کے وُہ حالات سُنائے۔ جن سے ان کی مضبوطیٔ ایمان اور اخلاصِ کامل اور خدائے واحد کی سچی پرستاری کا پتہ لگتا ہے۔ ان کا اپنے تین چار بچوں کی پے درپے فوتیدگی کے باوجود ایک ہندو عورت کی مشرکانہ باتوں کی پروا نہ کرکے صرف خدائے واحد کو محیی اور ممیت جاننا ایسی بات نہیں۔ جو آپ کی توحید پرستی کا یقینی ثبوت بن کر لوگوں کے لئے مشعلِ ہدایت نہ ہو۔ اسی طرح پھر آپ کے احمدی ہونے۔ اور پھر جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے جماعت میں داخل ہونے۔ اور پھر مرحومہ رضی اللہ عنہا کے اپنے دُشمنوں کے ساتھ نیکی اور ترحم اور احسان کے سلوک کے متعلق واقعات سُنائے۔ ہر واقعہ اپنے اندر تبلیغی پہلو لئے ہُوا تھا۔ جو بتاتا تھا۔ کہ جو خدا کا ہوجاتا ہے۔ خدا اس کی ہر موقعہ پر راہ نمائی فرماتا ہے۔ اس کی دُعاؤں کو قبُول فرماتا ہے۔ اور آئندہ ہونے والی باتوں سے قبل از وقت اطلاع دیتا ہے۔ اور سب سے بڑی نعمت جو خدا یافتہ بندہ کو حاصل ہوتی ہے۔ وُہ اطمینان قلبی ہے۔ یہ لیکچر پورا لکھوا لیا گیا ہے۔ لیکچر کے اختتام پر بہت سے انگریز مردوں اور عورتوں نے لیکچر کی تعریف کی اور کہا کہ نہایت دلچسپ لیکچر تھا؛

## ایک انگریز کا قبول اسلام

زیر تبلیغ انگریزوں میں سے ایک دوست مسٹر گریگری تھے۔ جو دوکاندار ہیں۔ دو تین دفعہ پہلے بھی آچکے تھے۔ پہلی دفعہ مکرمی شیخ احمد اللہ صاحب انہیں دارالتبلیغ میں لائے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر سننے کے لئے تشریف لائے۔ اور اپنے ساتھ اپنی لڑکی کو بھی لیکچر سنانے کے لئے لائے۔ لیکچر کے بعد وہ بیعت فارم پُر کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ تمام دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ ان کی لڑکی پر بھی لیکچر کا بہت اچھا اثر تھا۔ وہ کہتی تھیں۔ کہ نہایت دلچسپ لیکچر تھا۔ ایسا لیکچر میں نے کبھی نہیں سُنا۔ اسی طرح ایک کلب کے چند ممبر آئے تھے۔ جن کے سکرٹری نے مجھے خط لکھا۔ جس میں اس امر کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہیں ایسا دلچسپ لیکچر سننے کے لئے بلایا گیا۔ جس میں ہندوستان کی مشہور و معروف امہات میں سے ایک کے دلچسپ حالات سننے کا انہیں موقعہ ملا۔ غرضیکہ اس لیکچر کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر تھا

# بہتان باندھنے والا شرعاً مطالبہ حلف نہیں کر سکتا

## حضرت امام مالکؓ کا واضح فتویٰ

قرآن مجید نے مومنوں کی عزت کی حفاظت کے لئے یہ سامان فرمایا ہے۔ کہ اگر زید بکر پر بدکاری کا اتہام لگائے۔ تو زید کا فرض ہے کہ شریعت کے مطابق گواہ پیش کرے۔ اگر زید ایسے گواہ پیش کرنے سے عاجز ہو۔ تو از روئے قرآن مجید وہ اسّی دروں کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس نے ایک مومن کی عزت پر بے جا حملہ کیا ہے۔

قرآن مجید کے اس معقول اصل نے مسلمانوں میں سے بہت حد تک قذف اور بہتان کا دروازہ بند کر دیا ہے اور اس طرح مومنوں کی عزتیں محفوظ ہیں اگر اسلامی شریعت سختی سے اس قانون کی پابندی کا حکم نہ دیتی۔ تو بہت سے نابکار انسان دوسروں کی آبروریزی کی خاطر بے باکانہ طور پر بہتان باندھتے۔ اور بدکاری کا دروازہ کھل جاتا۔ درحقیقت یہ قانون انسانی شرافت پر عظیم الشان احسان ہے۔ اور اس کی پابندی بہت بڑی برکات کا موجب۔

اسلامی دور حکومت میں اس قانون کی پابندی از بس ضروری تھی۔ ان دنوں افترا پرداز کے ساتھ کسی نرمی کا سلوک نہ کیا جاتا تھا۔ اور بجز اسلامی شریعت کے مطابق گواہ پیش کر دینے کے کوئی چیز اسے شرعی سزا سے بچا نہ سکتی تھی کیونکہ قرآن مجید سورۂ نور میں بصراحت فرماتا ہے۔ کہ اگر بہتان باندھنے والے گواہ پیش نہ کریں۔ تو وہ جھوٹے ہیں ان کو اسّی درّے لگائے جائیں لیکن آج کل کچھ لوگ محض وسوسہ اندازی کے طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ بہتان لگانے والے کا حلفیہ بیان یا جس پر بہتان لگایا جائے۔ اس کا حلفیہ بیان لے کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ حالانکہ یہ طریق نہ صرف خطرناک اور انسانی عزت کو برباد کر دینے والا ہے۔ بلکہ یہ صریح طور پر قرآنی نص کو باطل کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے موجد یہ خیال پیدا کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ اتہام باندھنے والا شرعی گواہ پیش نہیں کر رہا۔ تاہم تم اسے جھوٹا مت سمجھو۔ اور مستحق سزا مت جانو۔ اور یہ نص قرآنی کے صریح متناقض ہے۔

قرآن مجید نے اتہام لگانے والے کو ہرگز یہ حق نہیں دیا۔ کہ وہ حلف اٹھا کر اپنے آپ کو بری کرے۔ یا فریق ثانی سے حلف کا مطالبہ کر کے اپنے آپ کو سزا سے بچائے۔ ورنہ بہت سے مفتری اور بدباطن انسان شرفاء کی عزت کو برباد کرنے کے لئے جھوٹی قسمیں کھا لیا کرتے۔ اور اسلامی قانون سراسر باطل ٹھہرتا۔ ہاں یہ بالکل علیحدہ امر ہے۔ کہ اتہام لگانے والے کے مقابل پر مظلوم کبھی مناسب حالات میں اس ظالم کو عام آیت مباہلہ کے ماتحت دعوت مباہلہ دے کر اپنی بریت کا مزید ثبوت دینا چاہے۔ لیکن اسے بھی ایسے حالات میں مباہلہ کی دعوت کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ کہ اس دعوت کے نتیجہ کے طور پر سورۂ نور کا قانون مشتبہ ہوتا ہو۔ یہ اجازت اگر ہو بھی تو مظلوم کے لئے ہو گی۔ الزام لگانے والے کا تو قطعاً یہ حق نہیں۔ کہ اس قسم کا مطالبہ کرے۔ وہ تو بہرحال گواہ پیش نہ کرنے کی صورت میں از روئے شریعت کاذب اور مستحق سزا ہے۔

غیر مبایعین اور ان کے نادان آلۂ کار کہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ قانون محض مرتدین و مخرجین کے الزامات سے بچنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ ورنہ از روئے شریعت اسلامیہ جائز ہے۔ کہ الزام لگانے والے کے حلف پر یا اس کے فریق ثانی سے مطالبہ حلف پر فیصلہ کیا جائے۔ اور اس اتہام کو سچا قرار دیا جائے۔ ان لوگوں کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کی عداوت میں قرآن مجید کے کھلے کھلے احکام کو پس پشت پھینک رہے ہیں۔ اور مخلوق خدا کو مغالطہ دینے کے لئے سورۂ نور کے واضح قانون کو مشتبہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مگر آج میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ تفقہ فی الدین میں حضرت امام مالک ایک بلند پایہ امام ہیں۔ اور شریعت کے رموز و اسرار کی حکمت کو جاننے میں بہترین انسانوں میں سے ایک ہیں۔ وہ حلف اٹھانے یا مطالبہ حلف کرنے کے متعلق فرماتے ہیں۔

وانما یکون ذالک فی الاموال خاصة ولا یقع ذلک فی شئ من الحدود ولا فی نکاح ولا فی طلاق ولا فی عتاقة ولا فی سرقة ولا فی فریة۔

یعنی صرف مالی معاملات میں مدعی ایک گواہ کی موجودگی میں حلف اٹھا سکتا ہے۔ نیز عدم شہادت کی صورت میں مدعا علیہ سے مطالبۂ حلف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن حدود والے معاملات میں یہ بات ہرگز نہیں ہوتی۔ نکاح طلاق، عتاق، چوری اور قذف میں یہ نہ ہو گا۔ کہ مدعی قسم کھائے۔ یا مدعا علیہ سے مطالبۂ حلف کرے۔

(موطا امام مالک جلد ۲ کتاب الاقضیة صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مصر)

حضرت امام مالک کا فتویٰ نہایت واضح ہے۔ وہ مطالبۂ حلف کو مالی معاملات میں تو جائز قرار دیتے ہیں لیکن از روئے شریعت افترا اور بہتان وغیرہ صورتوں میں مدعی کو یہ حق نہیں دیتے اور نہ ہی اس کے لئے جائز سمجھتے ہیں کہ وہ اس شخص سے قسم کا مطالبہ کر سکے۔ جس پر اس نے اتہام لگایا ہے بلکہ دنیا کے کسی انسان کے لئے بھی جائز نہیں بتاتے۔ کہ وہ فریق ثانی سے حلفیہ بیان کا مطالبہ کرے۔ یہ فتویٰ نہایت معقول اور اسلامی شریعت کے مطابق ہے۔ اب بھی جو شخص اس کے خلاف قدم رکھتا ہے۔ وہ درحقیقت نفسانیت کی وجہ سے شریعت کی ہتک کرتا ہے۔

چونکہ بعض لوگ ایسے دیوث ہوتے ہیں۔ کہ وہ مخالف سے انتقام لینے کے لئے اپنی لڑکیوں اور عورتوں وغیرہ کو بھی بدکاری میں ملوث بتا کر انہیں جھوٹے گواہ بنا لیا کرتے ہیں۔ اس لئے حضرت امام مالکؓ نے فرمایا ہے۔

وشھادة النساء لا تجوز فی الفریة۔ صفحہ ۱۱ کہ بہتان کے بارے میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہو گی یہ استنباط بھی آیات قرآنیہ سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے بہت سے فتنوں کا سدباب ہوتا ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ احمدیت کے یہ اندرونی دشمن شریعت اسلامیہ کی عظمت کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کو احکم الحاکمین مانیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

## تبلیغ کیلئے کتب کی ضرورت

ایک احمدی دوست جو کافی عرصہ مرکز میں گزار کر اپنے وطن جا رہے ہیں خواہشمند ہیں۔ کہ انہیں سلسلہ عالیہ کی مندرجہ ذیل کتب دلوائی جائیں۔ تاکہ وہ قدرے آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔ اس لئے جو احباب صدقہ جاریہ یا حصول ثواب کی خاطر یہ کتب مہیا فرما سکیں۔ مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں دیدی جائیں۔ ازالہ اوہام۔ سرمہ چشم آریہ۔ تفہیمات ربانیہ۔ [illegible] معرفت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

# صرف اسلام ہی سچا اور عالمگیر مذہب ہے

مجھکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں میں
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
المسیح الموعود

ہمارے نزدیک چونکہ تمام خوبیوں کا حامل صرف اسلام ہے۔ اس لئے بطور مُشتے نمونہ از خروارے ذیل میں اسلام کی چند ایسی امتیازی خصوصیات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے دیگر تمام مذاہبِ عالم معرا ہیں۔ اور جو اسلام کی جامعیت۔ جاذبیت اور فوقیت پر شاہد ناطق ہیں:۔

## اسلام کا عالمگیر مشن

اللہ تعالےٰ نے حضرت رحمتہ للعالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام جیسی نعمتِ عظمیٰ دے کر فرمایا۔ "قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا" یعنی لوگوں سے کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ اس حکم خداوندی کے ماتحت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاران کی چوٹیوں سے صدائے حق بلند کی۔ جو عرب کے ریگستانوں سے گونجتی اور بحر و بر کو چیرتی ہوئی دنیا کے انتہائی گوشوں تک جا پہنچی۔ اِس آواز نے صدیوں کی بگڑی مخلوق کو بدل دیا گویا وحشیوں اور درندوں کو انسان بنایا۔ عام انسانوں کو با اخلاق اور با اخلاق انسانوں کو باخدا بنا دیا۔ اُس سراج منیر نے آناً فاناً صفحہ ہستی سے بدی اور شرک کی ظلمت مٹا کر خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور جلال کو قائم کر دیا۔ منتشر اقوام اور متفرق طبقوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر جمع کر کے ایک قوم بنا دیا۔

اللہ تعالےٰ نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کو روحانی غلبہ کے علاوہ دنیوی شوکت اور بادشاہت بھی عطا کی۔ اور اس طرح حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ایک گدا سے لے کر شہنشاہ تک کیلئے کامل راہنما اور مقتدا کا درجہ رکھتے ہیں۔ گویا گذشتہ انبیاء کے تمام فضائل اور محاسن حضور کی ذاتِ والاصفات میں مجتمع ہیں۔

## اسلام کی عدیم النظیر رواداری

بے شک دیگر مذاہب کے پیرو صلح جوئی اور امن پسندی کا زبانی دعوے کرتے پھریں۔ مگر اپنے محدود عقائد اور اصول کی اقتداء میں تمام بانیانِ مذاہب کی کماحقہ عزت و توقیر کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کے ہادی اور رسول ایک خاص زمانہ اور خاص قوم کے لئے مامور تھے۔ جس کے لازمی نتیجہ میں ہر ایک مذہب کے پیرووں نے محض اپنے رسول کی اطاعت و اکرام کو واجب سمجھا ہوا ہے۔ اور صفحۂ ہستی پر بسنے والے تمام انسانوں کو گمراہ قرار دیتے ہوئے دوسرے انبیاء اور برگزیدوں کے انکار اور تحقیر کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر اس کے مقابل پر اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام نے ایسی عظیم الشان اور عالمگیر تعلیم پیش کی۔ جس میں تمام اقوامِ عالم کے باہمی اتحاد اور امن و اماں کا راز مضمر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اسلامی دنیا کو "وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر" یعنی روئے زمین پر کوئی ایسی قوم نہیں گذری جس میں کوئی نبی نہ آیا ہو۔ کا زریں سبق دیکر ان کے لئے لازمی ٹھیرا دیا کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر ابدالاباد تک مبعوث شدہ تمام بزرگوں۔ اوتاروں اور نبیوں کو علیٰ قدر مراتب اپنے اپنے زمانہ کی صادق راستباز اور واجب التعظیم ہستیاں یقین جانیں سرِ دیرانِ سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تعلیم پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ "ولکل قوم ھاد" یعنی دنیا کی تمام قوموں میں ہادی آتے رہے ہیں۔ پھر فرمایا:۔

"لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون" یعنی وہ تمام رسول جو مختلف قوموں اور امتوں میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سے کسی میں فرق کرنا جائز نہیں سب کے سب قابل تکریم اور اپنے زمانہ کے راستباز مامور تھے۔

اس طرح اسلام نے بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک زمانہ کے پیشواؤں اور پیغمبروں کی عزت قائم کرتے ہوئے اہل عالم کو صلح اور امن کے محاذ کی طرف متوجہ کیا۔

سبحان اللہ رواداری کی کیا پاکیزہ اور ہمہ گیر تعلیم ہے۔ جس کی نظیر بجز اسلام کہیں نہیں ملتی۔ فقط اسی پر بس نہیں۔ اسلام نے اعلےٰ اخلاق اور رواداری کی یہاں تک تعلیم دی ہے۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم تمہاری مسجدوں میں عبادت کرنا چاہے۔ تو نہایت فراخ دلی سے اسے اجازت دو۔ خواہ کسی مذہب یا عقیدہ کا پیرو ہو۔ پھر حکم ہے کہ تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو۔ جو خدا کے مقابلہ پر قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

اس ضمن میں واضح رہے کہ اسلام سے پہلی تعلیمات میں انبیاء مرسلین کی طرف کوئی نہ کوئی عیب منسوب کر کے انہیں گنہگار قرار دیا گیا ہے۔ مگر اسلام نے اس صداقت کا انکشاف کیا۔ کہ بلا استثنیٰ تمام انبیاء معصوم عن الخطا ہیں۔ اور ان سے گناہوں کا سرزد ہونا غیر ممکن ہے۔

## صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے،

خشک منطق اور فرسودہ دلائل بشری فطرت کو تسکین نہیں دے سکتے جب تک زندہ خدا کے زندہ نشانات دکھانے کیلئے خدا کا کوئی مزکّی اور برگزیدہ انسان مبعوث نہ ہو۔ اور یہ شرف بھی صرف اسلام کو حاصل ہے۔ جس کی تعلیم میں ضرورتِ زمانہ کے مطابق ہمیشہ کے لئے ایسے مامور من اللہ کے ظہور کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جو دنیا سے بدی گمراہی اور فسق و فجور کو مٹا کر راستبازی اور خدا ترسی کو از سرِ نو قائم کرے۔ روحانیت کے پیاسوں کو وصل الہٰی کا آبِ حیات پلائے اور پرانے قصوں کو معجزات اور نشانات الہٰیہ سے حقیقت کا جامہ پہنا کر عالم ظنیات و توہمات کو ایقان اور ایمان سے بدلدے۔ عملاً تمام مذاہب اپنی روحانی زندگی کے بقا اور ارتقا کا دروازہ بند کر چکے ہیں۔ مگر اسلام ببانگ دہل کہتا ہے۔ "یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم" الخ یعنی اے نوع انسان ضرور آئیں گے تمہارے پاس میرے رسول تم میں سے جو بیان کرینگے تم پر میری آیات۔ پس جو تقویٰ اختیار کریگا اسپر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا حزن و ملال

پس چونکہ ہر زمانہ میں عملی راہنمائی روحانی طمانیت اور ہدایت کا اہتمام صرف اسلام میں پایا جاتا ہے۔ لہذا اس آفتاب عالمتاب کے مقابل پر کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔

## اسلام کی مکمل الہامی کتاب

احسن الخالقین خدا کو چونکہ اسلام کے ذریعے تمام دنیا کی اصلاح اور فلاح مقصود تھی۔ اس لئے اس نے موجودہ زمانہ کی علمی اور ذہنی استعدادوں کے مطابق قرآن مجید جیسا مکمل صحیفۂ فطرت نازل فرمایا جس میں نہ صرف تمام سابقہ کتب سماویہ کی تعلیمات نہایت جامع اور خوبصورت پیرائے میں موجود ہیں۔ بلکہ زمانۂ حال و مستقبل کے مختلف النوع اور مختلف الخیال انسانوں کی اخلاقی اور روحانی ترقیات کیلئے اکمل اور اتم طور پر ہدایات موجود ہیں۔ جیسا کہ کلام پاک میں اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

یعنی آج میں نے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور اب میری رضا اسی میں ہے کہ تم سب کا دین اسلام ہو۔ پس اس لحاظ سے بھی اسلام کو دیگر مذاہب پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کے متبعین کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جامع اور کامل کلام نازل فرمایا ہے۔

## اسلام میں اخوت اور مساوات کی بے نظیر تعلیم

اپنے سیاسی اور ملی مفاد کی خاطر تمام مذاہب کے پیرو اہل عالم کو اپنے اندر شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں مگر تاریخ اور مشاہدہ گواہ ہیں کہ بجز اسلام کسی مذہب میں وہ قوت جاذبہ نہیں جو غیروں کو مساوات کا درجہ دے کر اپنا سکے۔ معابد کے استعمال، سوشل تعلقات اور متفرق دنیوی معاملات میں نو وارد دین کے ساتھ غیریت برتی جاتی ہے۔ جس سے بالبداہت معلوم ہوتا ہے کہ عالمگیر مساوات اور اخوت کی جو تعلیم اسلام نے پیش کی ہے اس سے دیگر مذاہب قطعاً معرا ہیں۔

اسلام نے بڑائی کا جو معیار قائم کیا ہے۔ وہ نیکی تقویٰ اور خدمت خلق پر مبنی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے وقت بلا امتیاز آقا و غلام اور خادم و مخدوم دوش بدوش پیش ہوتے ہیں۔ فریضہ نماز کے لئے اگر ادنیٰ اپنے افسر سے پہلے آتا ہے تو وہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ اور افسر کو کوئی حق نہیں کہ اپنے خادم کے پاؤں کی جگہ پر سجدہ کرنے سے اعراض کرے۔ یہ ہے وہ الٰہی قانون جس نے کہتر و مہتر کے باہمی تنافر کو یکسانیت اور اخوت سے بدل ڈالا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس آزادئ ضمیر اور آزادئ رائے اور سوشل تعلقات کے لحاظ سے بلا تفریق سیاہ و سفید رنگ و نسل نیکی اور اعمال صالحہ کو مدنظر رکھتے ہوئے فضیلت دی جاتی ہے۔ ورنہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

غرضیکہ میں اپنے پیارے مذہب اسلام کے محامد و محاسن کو کہاں تک شمار کروں۔ اس کے ساتھ ہمہ گیر اور عالمگیر مذہب ہونے کا پہلا اور آخری ثبوت یہی ہے کہ اس کے مقابل پر دیگر ادیان مروجہ محض افسانہ کی حقیقت رکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے بندوں کو اس شیریں چشمہ سے سیراب کرے۔

خاکسار:۔ مرزا احمد حسین از شاہجہان پور

# اسلامی طلاق اور خلع



دنیا کے تمام معاہدات میں سے نکاح ایک مقدس معاہدہ ہے۔ کیونکہ کسی معاہدہ کے عوض میں مال حاصل ہوتا ہے اور کسی معاہدہ کے بدلہ میں کوئی انسان کسی چیز کا مالک ہو جاتا ہے۔ مگر اس مقدس معاہدہ کے نتیجہ میں ایک مرد ایک عورت کی عزت و آبرو کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور عزت سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی چیز عزیز نہیں۔ اسلامی شریعت جو کہ کامل شریعت ہے۔ اس نے اس معاہدہ کے قیام کے لئے چند حقوق مرد و عورت پر عائد کئے ہیں۔ جن حقوق کی نگہداشت مرد و عورت دونو پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ان احق الشروط ان یوفی بھا ما استحللتم بھا الفروج (ترمذی) یعنی مرد کو حکم دیا کہ اس کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ عورت کے حقوق کی پوری نگہداشت کرے اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے اس کے جذبات کا خیال رکھے کیونکہ عورت بہت ہی نازک مزاج واقعہ ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان المرأۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا وان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج (ترمذی) کہ عورت کی مثال ایک پسلی کی طرح ہے۔ جس طرح پسلی کے ٹیڑھاپن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ویسے ہی عورت سے فائدہ اٹھاؤ۔ ورنہ اگر تم عورت کی کجی کے دور کرنے کے درپے ہوگے۔ تو اس کو پسلی کی طرح توڑ دوگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس معاہدہ نکاح پر اس کی زد پڑے گی اور حالات ناخوشگوار ہو جائیں گے۔

اسی طرح عورت کو حکم دیا کہ وہ اپنے خاوند کی انتہائی طور پر فرمانبرداری کرے اور اس کے حقوق کو ادا کرے۔ اور اس کو اپنے افعال و عادات سے ناراضگی کا موقعہ نہ دے۔ اور اس کے درجہ کو اپنی نگاہ میں رکھے۔ کیونکہ وہ اس کی رفیقہ حیات ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ گویا کہ عورت کو اپنے خاوند کی اس حد تک فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔

یہ مقدس معاہدہ تین طریق سے ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱) طلاق (۲) خلع (۳) خاوند یا عورت کی موت اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ اگر مرد و عورت کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں۔ اور باوجود انتہائی کوشش مصالحت کے حالات ناخوشگوار ہو جائیں۔ اور دونو کی زندگی تلخ ہو کر گذارہ مشکل ہو۔ تو شریعت نے اس مجبوری کی حالت میں مرد کو اجازت دی ہے۔ کہ وہ عورت کو طلاق دے کر احسن طریق سے جدا کر دے۔ مگر ساتھ ہی تنبیہ کر دیا۔ کہ یہ فعل بلا وجہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ابغض الحلال عند اللہ الطلاق کہ طلاق ہے تو جائز مگر خدا کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں۔ کیونکہ خداوند کریم کسی جوڑہ میں افتراق و جدائی کو ناپسند کرتا ہے۔ شریعت کے ہر حکم میں ایک حکمت ہوتی ہے جب خدا نے دیکھا کہ مرد و عورت اس کشیدگی کی حالت میں باہم محبت و الفت نہیں رکھ سکتے۔ اور حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکتے تو طلاق کی اجازت دی۔ لیکن خدا نے یکدم عورت کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا۔ الطلاق مرتٰن کہ مرد دو دفعہ اس معاہدہ نکاح کو توڑ کر بھی رجوع کر سکتا ہے۔ اور دو دفعہ موقع دیا۔ کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے شاید حالات درست ہو جائیں اگر باہمی اتحاد کی صورت نہ ہے تو تیسری مرتبہ طلاق دے کر عورت کو احسن طریق سے رخصت کر دے۔ اب معاہدہ ٹوٹ گیا اور رجوع کا حق جاتا رہا۔ عورت کا اختیار ہے کہ وہ المطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء کے حکم کے مطابق تین قروء کی عدت پوری کر کے دوسری جگہ نکاح کر لے

شریعت نے مرد و عورت کے حقوق مساوی رکھے ہیں۔ اگر مرد عورت کے حقوق کی نگہداشت سے قاصر ہو۔ اور عورت کو بلا وجہ تکالیف دے۔ تو وہ عورت عدالت یا قاضی کے ذریعہ سے اپنے خاوند سے خلع حاصل کر سکتی ہے۔ اور خلع کے حاصل کرنے کے بعد عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسی عورتوں کو جو بلا وجہ بغیر کسی اہم تکلیف کے تفریق کے لئے خلع حاصل کرتی ہیں۔ منافقات قرار دیا ہے۔ فرمایا المختلعات ھن المنافقات (ترمذی) اور اس خلع کی قباحت کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا۔ ایما امرأۃ سألت زوجھا طلاقا من غیر باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ (ترمذی) کہ وہ عورت جو بلا عذر خاوند سے جدائی کی خواہش کرتی ہے۔ وہ جنت کی ہوا سے محروم ہوگی۔ کیونکہ خداوند کریم بلا وجہ کسی جوڑہ کی جدائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہذا شریعت نے طلاق اور خلع کی مرد و عورت کو اجازت دی ہے مگر کھیل کے طور پر نہیں بلکہ ایسے ناپسندیدہ حالات کی موجودگی میں جبکہ فریقین خدا کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں نیز اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تب بھی یہ معاہدہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور عورت عدت گذارنے کے بعد دوسری جگہ نکاح کی مجاز ہے۔ لہذا یہ مقدس معاہدہ نکاح ان تین طریق کے علاوہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور عورت کو طلاق یا خلع حاصل کرنے کے بغیر دوسری جگہ نکاح کی اجازت نہیں۔ یا وہ خاوند کی وفات کی وجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ جب تک یہ صورت حالات نہ ہو وہ نکاح ثانی کی مجاز نہیں۔

احقر۔ شریف احمد بگوی

# خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے



جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۸ء سے ۲۰ر اگست ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۸ر اگست سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوگی۔ تو ۹ر اگست کو ان کے نام وی پی ارسال کر دئے جائینگے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ وی پی وصول کریں۔ احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت دفتر کو وی۔ پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ اپنے نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور بعض غفلت سے نام نہیں پڑھتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وی پی ان کے نام بھیجدیا جاتا ہے۔ لیکن وہ کسی عذر کے ماتحت واپس کر دئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پر زور گزارش ہے۔ کہ وہ ۸ر اگست ۱۹۳۸ء سے قبل یا تو قیمت ارسال کر دیں یا کم از کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیجدیں۔ کہ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کرینگے۔ ان کے نام وی پی کر دئے جائیں گے۔ اور پھر انہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وی پی کرنے کے متعلق ان کی کوئی شکایت بجا نہ ہوگی۔ مینجر

۹۷۔ عبدالعظیم صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۳۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۶۵۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶۔ مولوی غلام علی صاحب
۳۶۲۔ بابو عبدالغفور صاحب
۴۷۰۔ چوہدری مولا بخش صاحب
۴۸۲۔ ملک عبدالعزیز صاحب
۷۹۳۔ مولوی عمرالدین صاحب
۸۱۷۔ سید فخر الاسلام صاحب
۹۲۷۔ بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹۔ خوشی محمد صاحب
۱۰۵۳۔ حاجی محمد نذیر صاحب
۱۶۰۶۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱۔ عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹۔ ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۷۱۷۔ چوہدری بشارت علی خان
۱۸۹۲۔ محمد حسین صاحب
۲۱۷۴۔ میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۵۔ چوہدری محمد حیات صاحب
۲۳۷۶۔ عبدالرشید صاحب
۲۵۵۶۔ محمد یوسف صاحب
۲۸۷۱۔ ملک صاحب خان صاحب
۲۸۹۹۔ قاضی عبدالوحید صاحب
۲۹۸۵۔ چوہدری غلام نبی ؍؍
۲۳۲۱۔ ؍؍ غلام احمد صاحب
۳۵۱۵۔ محمد شفیع صاحب

۳۶۸۳۔ چوہدری نعمت خان صاحب
۴۰۰۸۔ ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۱۔ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۶۔ ؍؍ فضل الرحمٰن صاحب
۴۰۲۴۔ چوہدری جلال الدین ؍؍
۴۴۲۳۔ منشی کریم بخش صاحب
۴۴۷۶۔ ملک غلام رسول ؍؍
۴۵۵۳۔ خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب
۴۷۵۹۔ حافظ عبدالسلام صاحب
۴۸۲۹۔ محمد حسین صاحب
۴۸۶۰۔ امام بخش صاحب
۴۸۸۵۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۳۳۰۔ سردار خان صاحب
۵۳۸۸۔ محمد الدین صاحب
۵۴۶۸۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین ؍؍
۵۶۱۳۔ ملک کرم الٰہی صاحب
۵۶۸۲۔ عبدالشکور صاحب
۵۸۳۴۔ ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۵۸۳۹۔ بابو محمد خان صاحب
۶۱۲۲۔ عبدالرشید خان صاحب
۶۲۵۶۔ بیگم نواز محمد علی خان صاحب
۶۳۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب
۶۳۹۸۔ سیٹھ ابراہیم یوسف ؍؍
۶۵۱۱۔ ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۵۹۴۔ سید سردار شاہ ؍؍
۶۷۲۶۔ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۳۶۔ خدا بخش صاحب
۶۸۸۱۔ بابو کرامت اللہ صاحب

۷۰۴۹۔ سلطان علی صاحب
۷۱۲۱۔ محمد حسین خان صاحب
۷۱۸۳۔ کریم بخش صاحب
۷۲۲۲۔ سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۳۳۔ نور احمد خان صاحب
۷۳۵۵۔ ملک شیر بہادر ؍؍
۷۳۷۴۔ چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۵۸۹۔ خان بہادر رحمت اللہ ؍؍
۷۶۳۹۔ اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۹۱۷۔ چوہدری غلام حسین ؍؍
۷۹۲۰۔ مخدوم محمد افضل صاحب
۸۰۷۵۔ ؍؍ رشید احمد صاحب
۸۱۵۱۔ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۵۶۔ شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۴۲۔ ملک تجمل احمد صاحب
۸۳۱۰۔ قاضی محمد ظہیر الدین صاحب
۸۳۱۹۔ محمد شفیع صاحب
۸۳۲۷۔ حکیم میر سعادت علی ؍؍
۸۳۶۵۔ محمد عزیز صاحب
۸۳۷۰۔ عبدالرزاق صاحب
۸۴۵۷۔ قاضی شاد بخت صاحب
۸۵۹۷۔ سید فرزند علی صاحب
۸۶۴۳۔ اخوند محمد اکبر صاحب
۸۸۶۱۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۱۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۹۰۔ محمد شفیع خان صاحب
۸۹۱۶۔ عین علی شاہ صاحب
۹۰۲۰۔ محمد الدین صاحب

۹۰۷۷۔ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲۔ ایم اے جلیل صاحب قیصی
۹۱۷۰۔ خادم علی صاحب
۹۲۲۶۔ حاجی محمد صاحب
۹۲۸۶۔ سید محمد حسین صاحب
۹۲۸۸۔ سید محمد مسعود صاحب
۹۳۰۹۔ قمر الدین صاحب
۹۳۵۱۔ شکر الٰہی صاحب
۹۴۴۳۔ محمد صاحب حکیم
۹۴۴۵۔ چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۶۰۔ بشیر احمد صاحب
۹۴۶۳۔ چوہدری دوست محمد
۹۴۸۲۔ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۹۸۔ سید تاج حسین صاحب
۹۶۳۴۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۹۶۶۹۔ اللہ رکھا صاحب
۹۷۷۶۔ حکیم محمد عمر صاحب
۹۸۰۸۔ پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل سکول
۹۸۵۶۔ رشید محمد خان صاحب
۹۸۷۳۔ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴۔ عبداللہ صاحب
۹۹۰۲۔ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۲۳۔ سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۴۔ سلطان بخش صاحب
۱۰۰۱۳۔ مولوی غلام حسین ؍؍
۱۰۰۳۴۔ حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۴۰۔ شیخ صدیق احمد خان صاحب
۱۰۰۶۵۔ حسن خان صاحب
۱۰۱۰۸۔ بابو سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۶۲۔ عبدالکریم خان صاحب
۱۰۱۷۷۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ
۱۰۱۹۰۔ میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۱۹۳۔ ڈاکٹر اے اے بشری
۱۰۲۰۶۔ خان صاحب چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۸۴۔ چوہدری سلطان علی
۱۰۳۲۵۔ ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۵۱۔ ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۰۔ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۹۶۔ محمد عبدالقدوس ؍؍
۱۰۵۱۵۔ محمد عبدالحفیظ صاحب
۱۰۵۶۵۔ پیارا لال صاحب
۱۰۶۴۸۔ جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۶۶۔ محمد لطیف خان صاحب
۱۰۷۲۱۔ حافظ سخاوت علی صاحب

۱۰۷۶۱۔ مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۸۰۷۔ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۸۔ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۲۳۔ ؍؍ بشیر احمد صاحب
۱۰۸۸۸۔ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳۔ بی اے چغتائی
۱۱۰۷۱۔ چوہدری مولا بخش صاحب
۱۱۱۶۵۔ محمد احمد خان صاحب
۱۱۱۸۷۔ سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۵۳۔ چوہدری محمد فاضل ؍؍
۱۱۲۷۲۔ ؍؍ عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۲۷۹۔ بابو نذیر احمد خان صاحب
۱۱۳۰۱۔ محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶۔ سیٹھ الیاس صاحب
۱۱۳۱۰۔ محمد بخش صاحب
۱۱۳۵۶۔ ملک برکت علی صاحب
۱۱۳۸۰۔ محمد یوسف صاحب
۱۱۳۹۸۔ ایم۔ اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۳۴۔ فتح محمد صاحب سترما
۱۱۵۰۴۔ ملک احمد الدین صاحب
۱۱۵۰۵۔ چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۰۷۔ محمد سرور صاحب درانی
۱۱۵۰۸۔ مسز اے جی صاحب
۱۱۵۶۴۔ ملک عثمان صاحب
۱۱۶۲۰۔ محمد حفیظ صاحب
۱۱۶۶۸۔ فدا محمد صاحب
۱۱۷۰۴۔ اللہ دتا صاحب
۱۱۷۵۷۔ چوہدری بدرالدین ؍؍
۱۱۷۸۰۔ ابوالبشیر منشی محمد رحمت اللہ
۱۱۷۹۶۔ امتیاز احمد صاحب
۱۱۸۵۳۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۱۸۶۸۔ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۸۔ ڈائرکٹر انفارمیشن
۱۱۹۰۱۔ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۵۷۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۵۸۔ حکیم نظام الدین ؍؍
۱۱۹۶۰۔ مولوی تاج الدین ؍؍
۱۱۹۶۴۔ مریم صدیقہ صاحبہ
۱۱۹۷۰۔ چوہدری صادق علی صاحب
۱۱۹۷۴۔ دفتر تعلیم الاسلام
۱۱۹۷۵۔ جامعہ احمدیہ
۱۱۹۷۶۔ بابو فضل احمد صاحب
۱۱۹۸۰۔ سید سردار حسین ؍؍
۱۱۹۸۵۔ ام طاہر صاحبہ

۱۱۹۸۷۔ اہلیہ صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب
۱۲۰۰۵۔ ماسٹر محمد علی صاحب
۱۲۰۰۶۔ خان صاحب منشی فرزند علی ؍؍
۱۲۰۰۸۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
۱۲۰۱۱۔ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۷۔ جمعدار نور محمد صاحب
۱۲۰۶۰۔ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۸۰۔ عزیز حسین صاحب
۱۲۰۹۹۔ سید عبدالمنعم صاحب
۱۲۱۰۱۔ چوہدری محمد افضل خان ؍؍
۱۲۱۲۲۔ محمد اعظم معین الدین ؍؍
۱۲۱۳۹۔ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۷۔ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۹۔ ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۲۱۷۲۔ محمد صادق صاحب
۱۲۱۷۶۔ چوہدری علی اکبر ؍؍
۱۲۱۸۷۔ شیخ مبارک اسمٰعیل ؍؍
۱۲۲۰۸۔ مرزا رحیم بیگ ؍؍
۱۲۲۱۹۔ اہلیہ صاحبہ مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۲۲۳۲۔ جمعدار مرزا احمد بیگ
۱۲۲۳۷۔ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۴۹۔ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۵۳۔ عبدالرب صاحب
۱۲۲۵۵۔ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۷۳۔ عبدالہادی ؍؍
۱۲۲۸۱۔ عنایت الرحمٰن صاحب
۱۲۲۸۵۔ قدرت اللہ صاحب
۱۲۲۹۳۔ حکیم محمد یعقوب شاہ ؍؍
۱۲۳۰۷۔ ملک غلام حسین ؍؍
۱۲۴۰۲۔ حوالدار میجر علی محمد ؍؍
۱۲۴۶۷۔ میر ظفر اللہ قریشی
۱۲۵۰۵۔ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۱۰۔ میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۱۱۔ سردار محمد صاحب
۱۲۵۵۲۔ ڈاکٹر عمرالدین ؍؍
۱۲۵۵۹۔ خواجہ نظام الدین ؍؍
۱۲۵۸۴۔ حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۵۸۵۔ رشاد صاحب
۱۲۵۸۸۔ عبدالحکیم صاحب
۱۲۵۹۰۔ محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۱۔ مرزا عنایت بیگ ؍؍
۱۲۶۱۵۔ حکیم ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۵۰۔ عبدالمجید خان صاحب
۱۲۶۷۰۔ حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۸۱۔ حامد حسین صاحب
۱۲۶۸۸۔ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۹۳۔ مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۱۱۔ خواجہ کرم الٰہی صاحب

# قصبہ راجہ جنگ میں اذان کی آزادی



حکومت پنجاب نے ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء کو ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ راجہ جنگ ضلع لاہور کے مسلمانوں اور سکھوں میں موضع مذکور کی مساجد میں اذان دینے کے متعلق جو جھگڑا جاری تھا۔ اس کا خوش اسلوبی سے تصفیہ ہو چکا ہے۔ طرفین کے مابین جو معاہدہ طے ہوا تھا۔ اس کے مطابق راجہ جنگ کے مسلمانوں نے ۱۷ جولائی ۱۹۳۸ء کو گاؤں کے دوسرے باشندوں کی مزاحمت کے بغیر جملہ مقامی مساجد میں اذانیں دیں۔ اس کے بعد راجہ جنگ میں کسی قسم کا جھگڑا رونما نہیں ہوا۔ اور طرفین نے نئے انتظام کو تسلیم کر لیا ہے لیکن ۱۸ جولائی ۱۹۳۸ء کو ایک مسلم نوجوان نے پولیس میں رپورٹ لکھوائی۔ کہ مجھے راجہ جنگ کے چند سکھوں نے اس بنا پر پیٹا ہے۔ کہ میں نے کل اذان دینے میں حصہ لیا تھا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ اس مسلمان کا گاؤں کے باہر کھیتوں میں ایک ذاتی اور معمولی بات پر ایک سکھ سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اس پر جو حملہ کیا گیا۔ وہ اذان کے بارہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے تنازعہ کی وجہ سے نہیں تھا مسلمان کو معمولی چوٹیں لگیں تھیں۔ لہٰذا اس سے کہہ دیا گیا۔ کہ وہ عدالت مجاز میں چارہ جوئی کرے۔ ۲۱ اور ۲۲ جولائی کی درمیانی رات کو راجہ جنگ میں ڈھنڈورا پٹوا کر اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ اگرچہ سکھ مسلمانوں کو اذان دینے سے نہیں روکیں گے۔ لیکن وہ یہ اجازت نہیں دیں گے۔ کہ مسلمان ان کے کھیتوں کو حوائج ضروریہ کے لئے استعمال کریں۔ یہ کارروائی دو تین ایسے شرارت پسند اشخاص کی طرف سے عمل میں آئی تھی۔ جو متذکرۃ الصدر مسلمان کی اس جھوٹی شکایت سے برافروختہ ہو گئے تھے۔ کہ مجھے اذان دیتے وقت سکھوں نے پیٹا ہے۔ لیکن مقامی حکام سکھوں کو یہ منوانے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ اس دھمکی کو عملی صورت نہ دیں سکھوں نے یقین دلایا۔ کہ ہمارا قطعاً یہ ارادہ نہیں کہ ہم گاؤں کی پُرامن فضا کو بگاڑیں۔ راجہ جنگ میں قیام امن کے لئے جملہ ضروری تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ گاؤں میں اب کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہے۔ اور اس کی تمام مساجد میں باقاعدہ اذان دی جاتی ہے۔ بعض اخباروں میں جو اطلاعیں اس مطلب کی شائع ہوئی ہیں۔ کہ راجہ جنگ کے مسلمانوں پر سکھ حملے کر رہے ہیں وہ سراپا غلط ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

# ایک دھوکہ باز کے متعلق اعلان

ایک شخص نے محمد عبد اللہ احمدی معرفت پوسٹ آفس نجیب آباد یوپی کے نام اور پتہ سے حال میں ایک خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نام اور ایک احمدی خاتون کے نام برائے امداد بھیجا ہے۔ مگر دونوں کے بیان مختلف اور بالکل بناوٹی معلوم ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کسی اور کو بھی اس قسم کا خط اس نے لکھا ہو۔

اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی احمدی بھائی یا بہن اس کے دھوکہ میں نہ آئے۔ اور اسے کچھ نہ بھیجا جائے۔

۱۲۷۲۰ - بابو فتح محمد صاحب
۱۲۷۵۷ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۵۹ چوہدری عبد الاحد صاحب
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۲ مسٹر محمد صادق صاحب
۱۲۸۱۳ ڈاکٹر ایم زبیر صاحب
۱۲۸۱۴ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۸۱۸ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۴۷ چوہدری سلطان محمد صاحب
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۸۶ عبد السلام صاحب
۱۲۹۱۸ شہزادہ عبد القیوم صاحب
۱۲۹۲۰ ملک غلام نبی صاحب
۱۲۹۳۲ اکبر خان صاحب
۱۲۹۳۷ ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۲۹۵۲ حکیم برکت اللہ خان صاحب
۱۲۹۶۰ عبد السلام خان صاحب
۱۲۹۷۵ غلام اللہ صاحب
۱۳۰۲۳ نصیر الحق صاحب
۱۳۰۳۴ بیگم صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
۱۳۰۲۸ مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۳۹ ماسٹر عطاء اللہ صاحب
۱۳۰۵۲ ماسٹر الہ داد خان صاحب
۱۳۰۶۱ محمد رمضان صاحب
۱۳۰۶۲ محمد عزیز اللہ خان صاحب
۱۳۰۷۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۱۳۰۷۹ مرزا صالح علی صاحب
۱۳۰۸۳ فضل الرحمٰن صاحب
۱۴۰۹۸ مبارک احمد خان صاحب
۱۴۰۲۶ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۴۰۱۵ سیٹھ محمد علی صاحب
۱۴۰۲۳ جلال الدین صاحب
۱۴۰۶۳ مسٹر الہ داد صاحب
۱۴۰۶۷ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۶۹ محمد نور عالم صاحب
۱۴۰۸۳ سید عبد الحی صاحب
۱۴۰۸۶ محمد اسلم صاحب
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۰۹۹ بابو عبد الغفور صاحب
۱۴۱۰۳ ماسٹر شاہ محمد صاحب
۱۴۱۲۱ بابو محمود حسن خان
۱۴۱۲۳ ایم اے قادر صاحب
۱۴۱۳۵ چوہدری رحمت خان صاحب

۱۴۱۲۸ شاہنواز صاحب
۱۴۱۳۵ سکرٹری تبلیغ سندھ
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۵۷ اللہ دتہ صاحب
۱۴۱۶۴ عبد المجید خان صاحب
۱۴۲۲۰ شیخ عبد الحق صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۹ حافظ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۳۷ خان عبد الحمید خان صاحب
۱۴۲۴۶ ماسٹر محمد نذیر صاحب
۱۴۲۵۲ اے سی ابوبکر کویا
۱۴۲۶۳ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز
۱۴۲۶۵ مولوی غلام احمد شاہ صاحب
۱۴۲۸۰ آئی ملک صاحب
۱۴۲۸۶ منشی عبد الرحیم صاحب
۱۴۲۸۸ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۴۲۹۰ قاری محمد امین صاحب
۱۴۲۹۲ مستری چراغ دین صاحب
۱۴۳۰۳ عبد الرشید صاحب
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۱۱ ادبی انجمن احمدیہ
۱۴۳۱۷ کریم الدین صاحب
۱۴۳۲۲ احمدیہ ینگ مین کلب
۱۴۳۲۳ فیض الحق خان صاحب
۱۴۳۲۹ عبد الرحیم صاحب
۱۴۳۳۰ سید محمد فضل الرحمٰن صاحب
۱۴۳۳۲ شیخ سلطان علی صاحب
۱۴۳۳۹ محمد عباس صاحب
۱۴۳۴۰ سیٹھ عزیز احمد صاحب
۱۴۳۴۷ فتح محمد صاحب
۱۴۳۵۴ سردار پیر محمد خان صاحب
۱۴۳۶۰ چوہدری فتح الدین صاحب
۱۴۳۶۱ ″ غلام حسین صاحب
۱۴۳۹۱ بابو مولا بخش صاحب
۱۴۳۹۶ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۳۹۸ ″ بشیر احمد صاحب
۱۴۴۰۱ مولوی محمد یعقوب صاحب
۱۴۴۰۲ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۴۰۵ ″ عبد الغفار صاحب
۱۴۴۱۱ امیر عالم صاحب
۱۴۴۲۶ الٰہی بخش صاحب

۱۴۴۳۳ مولوی چراغ دین صاحب
۱۴۴۳۷ مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۴۴۳۸ ہیسور مستانہ فیکٹری
۱۴۴۴۹ سید محمد ایوب صاحب
۱۴۴۵۳ سید عبد الرشید صاحب
۱۴۴۵۹ چوہدری عبد العزیز صاحب
۱۴۴۶۰ نذیر احمد صاحب
۱۴۴۶۱ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۴۴۶۵ قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۷۵ محمد شریف صاحب
۱۴۴۷۷ ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۸۱ صاحبزادہ عبد الحمید صاحب
۱۴۴۸۵ سخی محمد صاحب
۱۴۴۸۶ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۴۸۸ مسلم لائبریری
۱۴۴۹۰ محمد عمر محمد رفیق صاحب
۱۴۴۹۲ محبوب حسین صاحب
۱۴۴۹۱ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۴۹۳ مراد بخش صاحب
۱۴۴۹۶ محمد الدین صاحب
۱۴۴۹۷ بابو ضیاء الحق خان صاحب
۱۴۴۹۹ مولوی غلام محی الدین صاحب
۱۴۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۵۰۲ چوہدری حیدر علی صاحب
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۰۵ چوہدری احمد الدین صاحب
۱۴۵۰۷ پہلوان محمد الدین صاحب
۱۴۵۰۸ میر ضیاء اللہ صاحب
۱۴۵۲۲ نذیر احمد صاحب
۱۴۵۲۵ مقبول احمد صاحب
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی خان صاحب
۱۴۵۲۸ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۴۵۳۲ شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۷ ایم محمد یوسف صاحب
۱۴۵۴۸ ایم اے ستار صاحب
۱۴۵۵۴ محمد عبد اللہ صاحب اختر
۱۴۵۵۵ اے۔ آر شیخ
۱۴۵۵۸ ایم اے رشید صاحب
۱۴۵۶۲ انجمن میاں غلام حسین صاحب
۱۴۵۶۳ ماسٹر بشیر علی صاحب
۱۴۵۶۵ جمعدار مرزا عبد الکریم صاحب
۱۴۵۸۱ بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ مولوی غلام سرور صاحب

۱۴۵۸۸ ملک محمد المجید صاحب

# بجٹ کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری لینے والی جماعتیں

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۳۷ء کے موقع پر تیئیس جماعتوں نے اپنے سالانہ بجٹ کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری لی تھی۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

ڈنگہ۔ بھمہ ہانڈو۔ سکندر آباد دکن۔ آگرہ۔ بنوں۔ برچیاں خورد۔ عثمان آباد سندر گڑھ۔ مزنگ۔ گنج۔ سلیمان کی ہیڈ ورکس۔ فیروز والہ۔ چک ۹۸ شمالی شاہ مسکین۔ برج ورکس راولپنڈی۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ چندر کے منگولے۔ کراچی۔ سمرالہ۔ صدر شاہ پور۔ چک ۵۵/۲ ج ب محمود پور۔ شورت (کشمیر) پنڈی چری۔

ان کے علاوہ جو جماعتیں مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۳۸ء کے فیصلہ کے مطابق (دیکھو صفحہ ۳۰ مجلس مشاورت کی رپورٹ) اپنے بجٹ کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری اٹھانا چاہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ نظارت بیت المال میں جلد اطلاع بھجوائیں۔

ایسی جماعتوں کے ناموں کا اعلان آئندہ مجلس مشاورت میں کیا جائیگا انشاء اللہ

ناظر بیت المال

# خریداران رسالہ ریویو اردو کو ضروری اطلاع

رسالہ ریویو اردو کے جن خریداروں کے چندہ کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ ان کی طرف سے اگر ۷ر اگست تک نہ چندہ موصول ہوا۔ اور نہ کوئی اطلاع آئی۔ تو اگست کا پرچہ انہیں بذریعہ وی۔ پی بھیجا جائے گا۔ امید ہے۔ وہ اسے وصول کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اور واپس کر کے اپنے قومی رسالہ کو نقصان نہ پہنچائیں گے

اس سے قبل رسالہ کی ماہ جون اور جولائی کی اشاعتوں میں بھی خریداروں سے یہ التماس کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے چندے کی رقوم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں ورنہ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں بذریعہ وی۔ پی بھیجا جائے گا۔ یہ تیسری اور آخری اطلاع ہے۔ جن احباب کی طرف سے اب بھی رقوم موصول نہ ہوں گی۔ وہ براہ مہربانی وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر کوئی صاحب فی الحال چندہ بھیجنے یا۔ وی۔ پی وصول کرنے کے ناقابل ہوں۔ تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر انہیں مزید مہلت دی جا سکتی ہے۔

خاکسار منیجر رسالہ ریویو اردو۔

# ایک معلم کی ضرورت

جماعت احمدیہ کراچی کو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے جو ناظرہ قرآن کریم نماز باترجمہ اور دعائیں سکھا سکے۔ رہائش اور خوراک کے علاوہ دس روپے تنخواہ ہوگی۔ یا ممکن ہے۔ پندرہ کے قریب ہو جائیں۔ خواہشمند احباب جلد تر اپنی درخواستیں دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**لائل پور** ۳۱ جولائی۔ غیر زراعت پیشہ کانفرنس کے دوسرے کھلے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ سول نافرمانی کے لئے لوگوں کو تیار کرنے اور ان کے نام درج کرنے کے لئے ایک وار کونسل بنائی جائے نیز ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ بلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اضلاع میں کانفرنسیں اور جلسے منعقد کئے جائیں۔ اور ان کی تنسیخ کے لئے تمام قانونی اور آئینی تدابیر اختیار کی جائیں ایک قرارداد میں اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی مذمت کی گئی۔ نیز ان ممبروں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ جنہوں نے ان بلوں کی مخالفت نہیں کی۔

**نئی دہلی** ۳۱ جولائی۔ آج مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اس خط کا مسودہ منظور کیا۔ جو مسلم لیگ کی طرف سے کانگرس کو بھیجا جائے گا۔ لیگ کا پراپیگنڈا کرنے اور اس کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ ۲۶ اگست کو تمام ہندوستان میں یوم فلسطین مناتے اور برطانیہ کی تشدد آمیز پالیسی کی مذمت کے لئے جگہ جگہ جلسے کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔ ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو فلسطین اور انگلستان میں ایک وفد بھیجنے کی تجویز پر غور کرے۔ حکومت سرحد نے بعض سکھوں کے قتل کے سلسلہ میں ایک گاؤں پر ۲ ہزار روپیہ جرمانہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کی مذمت کی گئی۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ مجوزہ نمائندہ اسمبلی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ مسلم مفاد کے منافی ہے۔

**شملہ** ۳۱ جولائی۔ گورنر پنجاب زمیندارہ بلوں پر غور کر رہے ہیں اگر ان میں کوئی ایسی دفعہ نہ ہوئی جو ہندوستان کے مروجہ قوانین کے آڑے آتی ہو۔ تو وہ غیر مشروط طور پر ان کی تصدیق کر کے گورنر جنرل کے پاس بھیج دیں گے۔

**ٹوکیو** ۳۱ جولائی۔ جاپانی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ آج چھ گھنٹے کی لڑائی کے بعد جاپانی فوجوں نے چانکو کے دو متنازعہ مقامات پر سوویٹ فوجوں کو بھگا دیا۔ اور ان پر قبضہ کر لیا ۲۰۰ روسی ہلاک اور زخمی ہوئے جاپانی فوجوں کے نقصانات کا تاحال اندازہ نہیں ہو سکا۔ جاپانی فوجوں نے روسیوں کے ۱۱ ٹینک اور چند پہاڑی مشین گنوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

**حیفہ** ۳۱ جولائی۔ آج صبح فوج اور عربوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ۸ عرب ہلاک اور ۵ مجروح ہوئے۔ ۱۴ عرب گرفتار کر لئے گئے۔

**کراچی** ۳۱ جولائی۔ سندھ وزارت نے اپنی تباہی سے بچنے کے لئے کانگرس پارٹی کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے بیراج کے محاصل کا نیا سسٹم ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ کانگرس پارٹی اب وزارت کے ساتھ تعاون کرے گی۔ کیونکہ اس کی طرف سے یہی شرط تھی۔

**کنگسٹن** ۳۱ جولائی۔ آج بالاکلاوا کے قریب ایک پہاڑی پر ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ ۸ ڈبے چکنا چور ہو گئے ۵۰ اشخاص ہلاک اور ۸۰ مجروح ہوئے۔

**ناگپور** ۳۱ جولائی۔ سی۔ پی کی وزارت میں پہلے ہری جنوں کا بھی ایک نمائندہ تھا۔ مگر ڈاکٹر کھارے نے جب دوسری وزارت بنائی۔ تو ہری جنوں کا کوئی نمائندہ نہ لیا۔ اسی طرح اب نئی وزارت میں بھی نہیں لیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ہمارا نمائندہ نہ لیا گیا۔ تو ہم ستیہ گرہ کریں گے۔ جو ایک ہفتہ کے انتظار کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔

**کلکتہ** ۳۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم بنگال نے وزارت میں تغیر و تبدل کے موضوع پر مسٹر بوس سے ملاقات کی۔ لیکن یہ خبر بالکل غلط ہے۔

**ایمسٹرڈم** (بذریعہ ڈاک) اب سے ۱۳۹ سال پیشتر ہالینڈ کے ساحل کے قریب ایک برطانی جہاز غرق ہو گیا تھا۔ اس وقت تک اسے نکالنے کی کوششیں کی گئیں۔ جو ناکام رہیں۔ کیونکہ اس پر کیچڑ کی تہیں جم گئی تھیں۔ لیکن اب ان تہوں کو ہٹانے میں کامیابی ہو رہی ہے۔ اور سونا نکالا جا رہا ہے۔

**پشاور** ۳۰ جولائی۔ فرنٹیئر گورنمنٹ نے بنوں میں ڈاکہ ڈالنے کے اسباب اور حالات کی تحقیقات کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ اس کے سلسلہ میں بعض حکام ضلع پر بھی الزامات لگائے گئے ہیں۔

**پٹنہ** ۳۱ جولائی۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ بھاگل پور کے فسادات میں ۴ ہندو ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے ۱۴ مسلمان بھی زخمی ہوئے ہیں۔ ہندو سبھا کا بیان ہے کہ ۱۱ ہندو ہلاک ہو چکے ہیں۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ اور ۱۳ بدمعاش گرفتار کر لئے گئے ہیں

**لاہور** ۳۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس مسلم پارٹی کی تجویز کے مطابق صدر کانگرس مسٹر بوس اور مولانا ابوالکلام آزاد ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے شروع میں پنجاب کا دورہ کریں گے۔ تاکہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

**ایتھنز** ۳۰ جولائی۔ یونان کے جزیرہ کریٹا میں جو بغاوت ہوئی تھی۔ حکومت اسے دبانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ مشتبہ لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اور تمام علاقہ فوجی انتظامات کے ماتحت ہے۔

**واردھا** ۳۱ جولائی۔ سی پی کی وزارت کے قضیہ کے سلسلہ میں یہ خبر اخبارات میں چھپی تھی، کہ گاندھی جی نے ڈاکٹر کھارے کو ایسے مسودہ پر دستخط کرنے کو کہا۔ جو ہتک آمیز تھا۔ اس لئے ڈاکٹر کھارے نے انکار کر دیا گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے

**لائل پور** ۳۱ جولائی۔ غیر زراعت پیشہ کانفرنس کے صدر ڈاکٹر نارنگ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ زمیندارہ بلوں سے جو نقصان پہنچے گا۔ وہ اس نقصان سے ہزار گنا زیادہ ہو گا۔ جو رولٹ ایکٹ کے نفاذ سے پہنچا تھا۔ میں تمام لوگوں کو سوشلسٹ بنا کر دم لوں گا۔ آپ نے تحریک کی۔ کہ وزراء کے ورود سوشل پارٹیوں اور سرکاری تقریبوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور سرکاری فنڈوں میں کوئی چندہ نہ دیا جائے۔

**لکھنؤ** ۳۱ جولائی۔ کل دوپہر کے وقت ایک ہندو نوجوان نے اپنی بہن کو جو ایک سکول میں معلمہ تھی۔ اور جس نے بیوگی کے بعد شادی کر لی تھی۔ سربازار قتل کر دیا۔

**رنگون** ۳۱ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فسادات دوسرے اضلاع میں بھی پھیل رہے ہیں۔ کل مانڈلے میں صورت حالات پرامن تھی لیکن رات کو وہاں بھی فساد ہو گیا۔ اور پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ اس وقت تک ہلاک شدہ اشخاص کی تعداد ۶۷ اور مجروحین کی ۴۲۰ ہے۔

**روم** ۳۱ جولائی۔ یہودیوں کے خلاف مسولینی کی جاری کردہ تحریک کی پوپ کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ آج آپ نے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے نسلی امتیاز کے خلاف شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ ہمیں جرمنی کی تقلید کی ضرورت ہی کیا ہے۔ تمام بنی نوع انسان ایک ہی انسانی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

**لنڈن** ۳۱ جولائی۔ ہسپانوی سمندر میں برطانی جہازوں پر حملوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس میں ایک نمائندہ جنرل فرینکو کا۔ ایک حکومت برطانیہ کا اور ایک غیر جانبدار ہو گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی